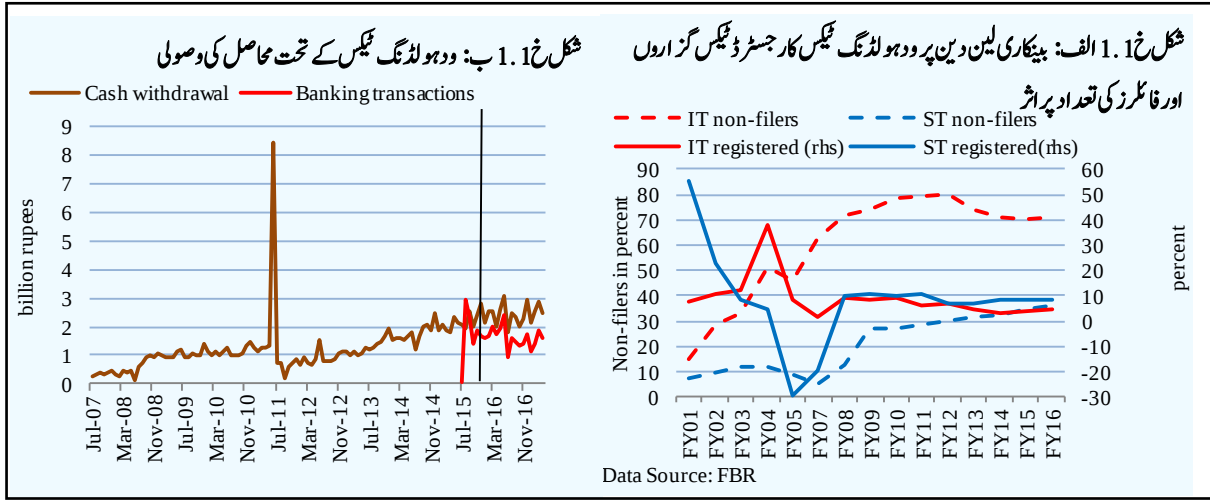


خصوصی سیکشن 1: نقد نکلوانے اور بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکسوں کا اثراتی تجزیہ

پچھلے چند برسوں میں حکومت نے ٹیکس بنیاد بڑھا کر ٹیکس محاصل میں اضافہ کرنے کی خاطر کئی اصلاحات کی ہیں۔ ان میں سے ایک غیر نقد بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس متعارف کرانا تھا۔¹ قبل ازیں حکومت نے نقدی معیشت کی حوصلہ شکنی کرنے کے لیے نقد نکلوانے پر ودہولڈنگ ٹیکس عائد کیا تھا۔² مجملًا ان اقدامات سے نان فائلرز کی لین دین کی لاگت بڑھ گئی کیونکہ فائلرز پیشگی ٹیکسوں پر ادا کردہ رقم واپس لے سکتے ہیں۔ توقع تھی کہ اس ٹیکس سے ٹیکس بنیاد بڑھے گی کیونکہ زیادہ تعداد میں لوگ انکم ٹیکس گوشوارے جمع کرائیں گے اور ٹیکس نیٹ میں آجائیں گے۔



لین دین کا ٹیکس متعارف کرانے سے انکم ٹیکس فائلرز کی تعداد میں کچھ اضافہ ہوا لیکن سلیز ٹیکس فائلرز کی تعداد میں نہیں ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ بہت سے تنخواہ دار افراد جو پہلے ہی انکم ٹیکس ادا کر رہے تھے لیکن ٹیکس گوشوارے نہیں بھر رہے تھے انہوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا تاکہ پیشگی ٹیکس ادائیگیوں پر ایڈ جسٹمنٹ مل سکے۔ اس کے باوجود رجسٹرڈ انکم ٹیکس گزاروں کی فیصد کے لحاظ سے نان فائلرز کی تعداد بلند ہی رہی اور مالی سال 16ء میں 70 فیصد کے لگ بھگ تھی (شکل 1.1 الف)۔

اگرچہ ٹیکس ایڈ جسٹمنٹ کی ترغیب سلیز ٹیکس ادا کرنے والوں کے لیے بھی دستیاب ہے تاہم ممکن ہے کہ ری فنڈ کے دعووں کی پروسیجرنگ میں تاخیر کے باعث ممکنہ اور موجودہ سلیز ٹیکس فائلرز نے گوشوارے نہ بھرے ہوں۔ جیسا کہ شکل 1.1 الف سے ظاہر ہے، اس ٹیکس کے موثر ہونے کے بعد بھی مالی سال 16ء میں نان فائلرز کی تعداد میں طویل مدت اضافہ دیکھا گیا۔

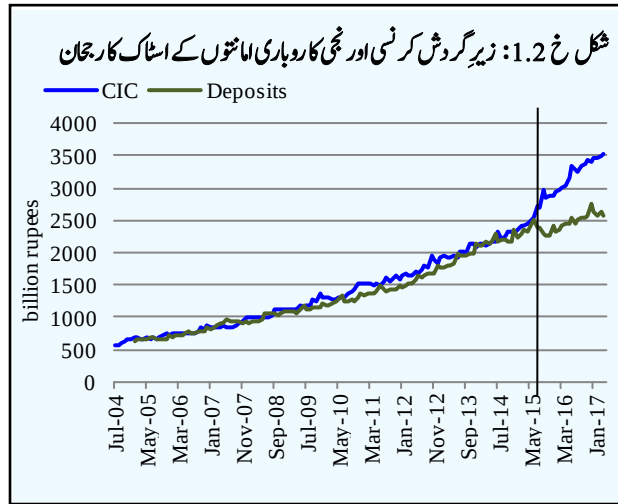
مزید برآں، قومی خزانے میں ان بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ معمولی ہی ہے (شکل 1.1 ب)۔ نقد نکلوانے اور بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس نے ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں جولائی 2015ء سے بالترتیب اوسطاً 0.9 فیصد اور 0.6 فیصد سالانہ کا حصہ ڈالا ہے۔

¹ حکومت نے فنانس بل 2015ء کے ذریعے انکم ٹیکس گوشوارے نہ بھرنے والے نان فائلرز پر ودہولڈنگ ٹیکس عائد کیا تھا۔ ابتدا میں تمام غیر نقد بینکاری لین دین پر اس کی شرح 0.6 فیصد تھی۔ بعد میں معاشرے کے بعد طبقات کی جانب سے مخالفت کے بعد ٹیکس ریٹ کم کر کے 0.4 فیصد کر دیا گیا۔

² فنانس ایکٹ 2005ء کے ذریعے حکومت نے ودہولڈنگ ٹیکس عائد کیا تھا۔ ابتدا میں اس کی شرح روزانہ 25000 روپے سے زائد پر بینکوں سے نقد نکلوانے پر 0.1 فیصد تھی۔ اس کے بعد ٹیکس ریٹ اور نقد نکلوانے کی حد دونوں میں تبدیلی آئی ہے۔ مالی سال 18ء کے لیے روزانہ 50000 روپے سے زائد نقد نکلوانے پر فائلرز اور نان فائلرز پر بالترتیب 0.3 فیصد اور 0.6 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس لگے گا۔ تاہم فائلرز اس ٹیکس پر ادا کردہ رقم واپس لے سکتے ہیں۔

غیر نقد بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس کا بظاہر محاصل کی وصولی اور ٹیکس فائلنگ کی ترغیب دینے پر برائے نام اثر پڑا ہے تاہم اس سے زیر گردش کرنسی میں اضافہ ہوا ہے اور نجی کاروبار کی امانتوں میں کمی آئی ہے۔ جون 2015ء سے جون 2017ء کے درمیان زیر گردش کرنسی 21.5 فیصد بڑھ گئی جبکہ اس کے نفاذ سے پہلے 11 برسوں میں یعنی جولائی 2004ء سے جون 2015ء کے درمیان 14.0 فیصد کی اوسط نمو ہوئی تھی۔

دوسری طرف بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس کے نفاذ کے بعد مجموعی امانتوں کی فیصد کے لحاظ سے نجی کاروبار کی امانتیں 27.6 فیصد سے کم ہو کر 25 فیصد رہ گئیں (شکل خ 1.2)۔³ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس کے نفاذ سے بظاہر وہ مقصد فوت ہو گیا جس کے لیے اسے نافذ کیا گیا تھا یعنی نقد معیشت کی حوصلہ شکنی کرنا۔



اگرچہ کرنسی اور امانتوں کے برتاؤ پر ممکنہ اثر کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے تاہم معلومات کے فقدان کی وجہ سے مالی شعبے پر ان ٹیکسوں کے اثرات کا تجزیہ پہلے پیش نہیں کیا جا سکا۔

یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا بینکاری لین دین پر بینکنگ ٹیکس سے کوئی ساختی تغیر رونما ہوا ہے، کرنسی اور امانتوں کی سیریز دونوں پر اسٹرکچرل بریک ٹیسٹ کا اطلاق کیا گیا۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں میں ساختی تغیرات رونما ہوئے ہیں: جون 2015ء سے زیر گردش کرنسی اور نومبر 2015ء اور اس کے بعد امانتوں میں نمو، بجائے جولائی 2015ء کے جب بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس کا اطلاق ہوا۔ موخر الذکر میں ودہولڈنگ ٹیکس عائد کیے جانے کے بعد خاصی غیر یقینی کیفیت تھی کیونکہ کاروباری برادری شدت سے ٹیکس کے نفاذ کی مزاحمت کر رہی تھی۔ شاید نومبر 2015ء تک انہوں نے اندازہ لگالیا ہو گا کہ ٹیکس واپس نہیں لیا جائے گا چنانچہ اس کے بعد انہوں نے صورت حال کے مطابق اپنا رویہ بدل لیا۔

معتمد معاشی نتائج اخذ کرنے کے لیے اس تجزیے میں فرسٹ پونٹ روٹ ٹیسٹ اور اس کے بعد ابتدائی آرڈینری لیسٹ اسکوائر ریگریشن استعمال کی گئی ہے: زیر گردش کرنسی، امانتوں کے تناسب اور ایف بی آر ٹیکس محاصل کی نمونہ پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے۔⁴ پونٹ روٹ ٹیسٹوں کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ اس تجزیے میں شامل تمام متغیرات مین ریورٹنگ پروسس پر چل رہے ہیں۔⁵

³ اس خصوصی سیکشن کے لیے بینکاری نظام میں نجی شعبے کی امانتوں کو استعمال کیا گیا ہے کیونکہ مالی لین دین پر ٹیکس کے حکومتی امانتوں پر اثر انداز ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔

⁴ کثرت سے استعمال ہونے والے جزک پونٹ روٹ ٹیسٹ آگمنٹنڈ ڈی فلر (ADF) اور فلپس پیرون (PP) ٹیسٹ ہیں۔ ان ٹیسٹوں کے صفر مفروضے (null hypothesis) یہ ہیں کہ سیریز مین ریورٹنگ (mean reverting) پروسس پر نہیں چل رہی ہے۔ مزید یہ کہ اس مطالعے میں پیرون اور دو گلمینڈ (1999ء) پونٹ روٹ ٹیسٹ بھی استعمال کیا گیا جس میں اسٹرکچرل بریک شامل ہے۔ یہ ٹیسٹ دوزمروں میں اسٹرکچرل بریک میں امتیاز کرتا ہے: ایک جمعی آؤٹلیئر (additive outlier) اور ایک اختراعی آؤٹلیئر (innovative outlier)۔ جمعی آؤٹلیئر ٹیسٹ یہ دیکھتا ہے کہ مین (mean) میں کوئی اچانک تبدیلی ہوئی ہے یا نہیں جبکہ اختراعی آؤٹلیئر ٹیسٹ میں یہ جانچ کی جاتی ہے کہ آیا تبدیلی بتدریج واقع ہو رہی ہے۔ ان ٹیسٹوں کا صفر مفروضہ یہ ہے کہ سیریز مین ریورٹنگ نہیں ہے۔

⁵ جب جزک (یعنی اے ڈی ایف اور پی بی) پونٹ روٹ ٹیسٹ کیے جائیں تو امانتوں کے تناسب کے سوا تمام متغیرات سے مین ریورٹنگ برتاؤ سامنے آتا ہے۔ امانتوں کے تناسب میں بھی جون نومبر 2015ء کے ساختی تغیر کو پیرون اور دو گلمینڈ (1992ء) پونٹ روٹ ٹیسٹ میں شامل کیا جائے تو مین ریورٹنگ برتاؤ سامنے آتا ہے۔ امانتوں کے تناسب میں ساختی تغیر کی بھرپور موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ غیر نقد بینکاری لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس کے نفاذ کے بعد بعض عاملین نے امانتوں کی منڈی کو مستقل طور پر ترک کر دیا ہو گا۔ چنانچہ ٹیکس نے مالی اخراج کو بڑھایا ہے جبکہ موجودہ پالیسی ہدف مالی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

چنانچہ معاشی نتائج اخذ کرنے کے لیے سادہ آرڈینری لیسٹ اسکوائر ریگریشن بلا تامل استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے دو ڈیمز متعارف کرائی گئیں۔ جولائی 2005ء سے جولائی 2015ء تک ان کی اکائی قیمت ہوتی ہے جو نقد نکلوانے اور غیر نقد بینکاری لین دین پر ود ہولڈنگ ٹیکس کو ظاہر کرتی ہے اور بصورت دیگر قیمت صفر ہوتی ہے۔ امانتوں کے ماڈل میں غیر نقد بینکاری لین دین پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی نمائندگی کرنے والی ڈمی نومبر 2015ء سے اکائی قیمت اختیار کرتی ہے، بجائے جولائی 2015ء کے، کیونکہ اس سیریز میں نومبر 2015ء سے تغیر آیا۔

جدول خ 1.1 سے تخمینے کے نتائج چلتے ہیں۔ زیر گردش کرنسی اور امانتوں کے تناسب دونوں سے خاصی استقامت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ ماضی کی قیمتوں کا ان متغیرات کی موجودہ قیمتوں پر خاصا اثر ہے۔

جدول خ: 1.1			
مضمر متغیرات	زیر گردش کرنسی کی نمو	امانتوں کی شرح	ایف بی آر ٹیکس
مضمر (-1)	0.573*	0.822*	
	[0.000]	[0.000]	
نقد نکلوانے پر ود ہولڈنگ ٹیکس	-0.684	-0.294	1.341*
	[0.453]	[0.197]	[0.000]
غیر نقد بینکاری لین دین پر ود ہولڈنگ ٹیکس	3.724*	-0.462*	0.090*
	[0.000]	[0.007]	[0.008]
مستقل	15.292*	5.152*	4.324*
	[0.000]	[0.001]	[0.000]
ایڈجسٹڈ آر اسکوائرڈ	0.589	0.873	0.703
آڈیو کوریلیشن (کائی اسکورز)	5.044**	0.544	0.724
	[0.025]	[0.461]	[0.395]
نار میٹری	23.189*	0.588	0.402
	[0.000]	[0.745]	[0.818]

نوٹ: امانتوں کی شرح سے مراد ہے نجی کاروباری امانتوں اور مجموعی امانتوں کا تناسب۔ ایف بی آر ٹیکس اور ود ہولڈنگ ٹیکس ماہانہ بنیاد پر مجموعی ٹیکس حاصل اور ایف بی آر کے ود ہولڈنگ ٹیکس مدوں میں جمع کردہ حاصل ہیں۔ زیر گردش کرنسی اور امانتوں کی شرح میں نمو کے ماڈل میں ود ہولڈنگ ٹیکس کے لیے اشاریہ متغیرات جولائی 2004ء تا جون 2017ء کی مدت کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ تیسرے ماڈل میں جولائی 2015ء سے اپریل 2017ء کے لیے اصل مجموعی ایف بی آر ٹیکس اور ود ہولڈنگ ٹیکس حاصل لاگرتھم شکل میں استعمال کیے گئے ہیں۔ * اور ** اہمیت کے 5 اور 10 فیصد درجے کا ظاہر کرتے ہیں۔ خطوط وحدانی میں درج اعداد بی وی پیوز ہیں۔

زیر گردش کرنسی ماڈل کے نتیجے سے ظاہر ہوتا ہے کہ نقد نکلوانے پر ود ہولڈنگ ٹیکس کے نفاذ کا زیر گردش کرنسی کی نمو پر منفی لیکن شمار یاتی طور پر غیر اہم اثر ہے۔ چونکہ نقد نکلوانے پر ود ہولڈنگ ٹیکس کا مقصد نقدی معیشت کی حوصلہ شکنی کرنا تھا اس لیے نقد نکلوانے پر ود ہولڈنگ ٹیکس کا منفی عددی سر متوقع تھا۔ دوسری جانب غیر نقد بینکاری لین دین پر ود ہولڈنگ ٹیکس کے نفاذ کا مثبت اور اہم اثر ہے جس کے نتیجے میں زیر گردش کرنسی کی نمو میں 3.7 فیصدی درجے کا اضافہ ہوا ہے۔

اس کے برخلاف نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ ود ہولڈنگ ٹیکس کے نفاذ سے امانتوں کے تناسب میں کمی آچکی ہے۔ تاہم مالی لین دین پر ود ہولڈنگ ٹیکس کے نفاذ کا اثر شمار یاتی طور پر اہم اور بلند ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نقد نکلوانے پر ود ہولڈنگ ٹیکس کے مقابلے میں اس نے نجی کاروباری امانتوں کو زیادہ متاثر کیا۔

ایف بی آر ٹیکس وصولی کے ماڈل کے تخمینے نتائج سے بھی تصدیق ہوتی ہے کہ

ود ہولڈنگ ٹیکس کا ایف بی آر ٹیکس حاصل پر اہم مثبت اثر پڑا ہے۔ تاہم جہاں تک حاصل کا تعلق ہے، نقد نکلوانے پر ود ہولڈنگ ٹیکس کا اثر غیر نقد بینکاری لین دین پر ٹیکس کے مقابلے میں مضبوط اور مثبت ہے۔ علی الخصوص نقد نکلوانے پر ود ہولڈنگ ٹیکس میں 0.1 فیصد اضافہ ایف بی آر کے ٹیکس حاصل میں 0.13 فیصد اضافے کا باعث بنتا ہے جبکہ بینکاری لین دین پر اسی طرح کے اضافے سے ایف بی آر کے ٹیکس حاصل میں صرف 0.009 فیصد اضافہ ہوتا ہے۔

یہ جانچنے کے لیے کہ یہ تخمینے کتنے ٹھوس ہیں تین متعلقہ متغیرات متعارف کرائے گئے تاکہ بین البینک منڈی اور بازار مبادلہ میں امانتوں پر منافع کا اثر معلوم کیا جاسکے: بہ وزن اوسط شرح امانت، شبینہ رپورٹ اور شرح مبادلہ۔ یہ متغیرات شمار یاتی اعتبار سے غیر اہم پائے گئے۔⁶ مزید یہ کہ عددی سروں کے ابتدائی تخمینے ان متغیرات کے

⁶ ان ٹیسٹوں کے نتائج عند الطلب فراہم کیے جاسکتے ہیں۔

متعارف کیے جانے کے بعد تقریباً اتنے ہی پائے گئے جس سے جدول خ 1.1 میں مندرجہ نتائج کے ٹھوس ہونے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جدول خ 1.1 کے زیریں نصف حصے میں دیے گئے ڈائیگنوسٹک ٹیسٹ کے نتائج بھی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تخمینے معقول طور پر معتبر ہیں۔⁷

عملاً یہ تجزیہ بتاتا ہے کہ غیر نقد بینکاری لین دین پر وہولڈنگ ٹیکس عائد کرنے کی معاشی لاگت پر دوبارہ غور و فکر کی ضرورت ہے۔

⁷ جدول خ 1.1 میں مندرجہ ایڈجسٹڈ R-Square سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماڈل کی تشریحی استعداد معقول ہے۔ فرسٹ آرڈر سیریل کوریلیشن کو ٹیسٹ کرنے کے لیے ڈسٹریبشن میں سیریل کوریلیشن کے لیے بروکنش گوڈفرے (Breusch-Godfrey) ٹیسٹ استعمال کیا گیا۔ ٹیسٹ کا صفر مفروضہ یہ ہے کہ بقایا جات (residuals) میں کوئی سیریل کوریلیشن نہیں۔ بقایا ڈسٹریبیوٹن کی نارمیلٹی کو جانچنے کے لیے جاک-بیرا (Jarque-Bera) ٹیسٹ استعمال کیا گیا۔ اس ٹیسٹ کا صفر مفروضہ یہ ہے کہ غلطیاں نارمل کے مطابق منقسم (distributed) ہیں۔ خطوط وحدانی میں 0.05 سے کم کی پی ویلیو ظاہر کرتی ہے کہ زیر گردش کرنسی ماڈل میں 5 فیصد اہمیت (significance) پر صفر مفروضہ مسترد کیا جاتا ہے۔ مزید جانچ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسائل نوعیت میں کم شدید ہیں۔ جب زیادہ آرڈر کی تاخیر ٹیسٹ میں متعارف کرائی جاتی ہے تو فرسٹ آرڈر کوریلیشن غائب ہو جاتی ہے۔ مزید یہ کہ چھوٹے نمونے میں بقایا جات کی نارمیلٹی کا مفروضہ اکثر قائم نہیں رہتا۔ کرنل ڈینسنی کے تصویری خاکے کا تعقیبہ، جو ہسنوگرام کو پیش کرنے کا عمومی اور زیادہ بہتر طریقہ ہے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ بقایا جات نارمل کے بہت قریب منقسم ہیں۔